

قُلْ لِلّٰهِ مَالُكَ الْمُلْكِ قُوَّتِي الْمُلْكِ مَنْ تَشَاءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِنْ تَشَاءُ وَتُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ

دولت عثمانیہ کے جدید انقلاب کے متعلق سچے واقعات اور معزولی سلطان عبدالحمید
خان ثانی کے وہجوت و غیر حالات کا مجموعہ اور اخبارات کی راہنہ

المستفی بک

انقلاب

نثری

پروفیسر عبدالحلیم شونگ نے بنایت دیدہ ریزی مختلف
اخبارات سے جمع کر کے پیشکش خدمت ناظرین کیا

باہتمام نام و سہی والا کلام جناب منشی محمد نذیر صاحب
لکھنوی مدرس مدرسہ انجمن اسلام بمبئی

مطبع و پشاور میں چھپایا گیا

نحمدہ ونصلی علی سولہ الکریم

اسوقت میں جو عظیم الشان انقلاب سلطنت عثمانیہ میں واقع ہوا ہے
اس نے عام مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کر دی ہے اور
ہر شخص سابق سلطان المعظم حضرت غازی عبدالحمید خان کی
معزولی اور جدید سلطان حضرت محمد رشاد افندی کی تخت نشینی
کے صحیح واقعات کی تلاش اور جستجو میں لگا ہوا ہے اس لئے
خاکسار کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ اس انقلاب کے متعلق
جو خبریں اور مضامین مختلف اخبارات میں شائع ہوئی ہیں انکو
ایک رسالہ کی صورت میں شائع کرے تاکہ ہر شخص بہت
آسانی سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے اور مختلف اخبارات
جمع کرنے اور دیکھنے کی ضرورت نہ رہے۔

خاکسار۔ حافظ عبدالحمید لونگی
مؤلف رسالہ ہدا



خاقان ابن خاقان سلطان بن سلطان عبدالحمید ثانی

تو اسپین نہیں کچھ اجا را تمہارا
کبھی بیان سکندر بھی بیان ہو دریا

حکومت نے تم سے کیا گر کنار
زمانے کی گردش سے ہو سکو چار

نہیڑی بادشاہی کچھ آخر خدائی
ہوئے آج اپنی نوکل ہے پرانی

۱ سلطان المعظم کہ یوں مخزول کہو گئے

سلطان المعظم کے تخت و تاج سے دست بردار کئے جانے کی کچھ حقیقت معلوم ہوئی ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ مخزول کے قبیل قسطنطنیہ اور ملاک اسلابیہ کے شیخ الاسلام نے مندرجہ ذیل فتویٰ ترکی کی مجلس شوریٰ میں پیش کیا تھا۔

سوال

۱۔ جو امام اور خلیفہ وقت بعض مقدس تخریرون کو برباد کرے اور شریعت کے خلاف املاک اپنے قبضہ میں رکھے اور اسکے متعلق کیا حکم ہے

۲۔ جس نے اپنی رعایا پر ظلم و ستم توڑے ہوں جس نے خون کرائے ہوں اور برخلاف احکام شریعت رعایا کے افراد کو قید خانہ میں ڈال دیا ہو یا جلا وطنی کی سزا دی ہو۔ اور خلیفہ کو متعلق کیا حکم ہے

۳۔ جس خلیفہ یا امام نے رعایا کو مال کو تلف اور برباد کیا ہو اور اسکا کیا خیر نوا

۴۔ جس نے مطابق احکام شریعت غر حکومت جلائی کے حلف اوٹھائے

ہوں اور پھر اسکی خلاف ورزی کی ہو اور اسکے متعلق کیا حکم ہے۔

۵۔ جس خلیفہ یا امام وقت نے روپیہ برباد کیا ہو اور مالی ادا دیکر مسلمانوں میں باہم خون ریزی اور جنگ برپا کرائی ہو اور جس خلیفہ کو

لئے اضلاع میں وقت اور عزت باقی نہ رہی ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

شیخ الاسلام کو جواب

ایسے خلیفہ یا امام وقت کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ وہ تخت و تاج سے دست بردار ہو جائے۔

مذکورہ بالا فتویٰ کی رو سے ترکی کی مجلس شوریٰ نے سلطان المعظم

عبد الحمید خان کو تیار بیچ ۲۶- اپریل بوقت دوپہر تخت سے معزول کر دینے کا رزلویشن پاس کر لیا۔ شیخ الاسلام کی جانب سے جو رزلویشن

پاس کیا گیا تھا اس کی ایک نقل لیکچرین اصحاب کا ایک وفد دوماہ باغیہ مجلس اے میں جدید سلطان رشاد آفندی کی خدمت میں گئے

اور وہاں سے جدید سلطان آپ کے خاص صاحب ایک اسٹیم لائنج میں

سوار ہو کر اسلامبول میں وارد ہوئے اور وہاں سے گاڑی میں سوار

ہو کر عمارت دربار شاہی کی جانب روانہ ہوئے۔ جہاں پر ملک کے امرا

رؤساء حکام مشیران سلطنت اور وزراء وغیرہ حاضر تھے حاضرین

جدید سلطان کا تعارف کرایا گیا اور کل حاضرین نے سلطان کی طرح

ایک بکلی تعظیم و تواضع کی اور کل حاضرین کی موجودگی میں جدید سلطان

نے آئینی اور دستوری حکومت کے مطابق ملکی کاروبار سرانجام دینے

کے حلف اٹھائے۔ توپوں کی سلامی سر کی گئی اور سلطان محمد پنجم کے

نام سے وہ سلطان قرار دیے گئے۔

سابق سلطان کی حفاظت

ایک اخباری نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکی مجلس شوریٰ ۲۶ - اپریل کو
قرارداد پالی تھی اور سو وقت کل کاروبار خفیہ طور پر سرانجام دیے گئے تھے
ایک ممبر مجلس شوریٰ نے مجھے یقینی طور پر خبر دی کہ شوریٰ کا پہلا اور مقدم
کام یہ تھا کہ سابق سلطان عبدالحمید خان کے متعلق بحث چھیڑی کہ آئندہ
انکے لئے کیا کارروائی کی جائے۔ شیخ الاسلام نے آپکے خلاف بہت کچھ
تمہین رکھیں اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ سلطان المعظم نے قرآن شریف
کے خلاف کیا تھا۔ اور خلیفہ یا امام وقت کیلئے جو باتیں ضروری ہیں ان
سے آپ کو کوئی حس نہ تھا۔ لہذا جو ان ترکوں میں آپکے خلاف بڑا جوش پیدا
ہو گیا ہے مگر ٹیپے بوڑھوں تجربہ کار اور پُرانے خیالات کے لوگوں کا
اور ہمیں خوف تھا لہذا سلطان سابق کے ساتھ لطف و مدارات المعظم
و تواضع اور معقول و خفیہ مقرر کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

افسوس کہ کل سلطان عبدالحمید خان شہنشاہ روم تھا اور آج وہ اپنی
قوم کے ہاتھ میں ایک قیدی ہے قوم نے جو کچھ اسکی خدمات کا صلہ دیا
زمانہ اسی کا شاید ہے نیکی کا بدلہ برائی ایک عرصہ سے ہوتا آیا ہے
شک نہیں اور شک پارٹی کا کوئی ترک اس سے انکار نہیں کر سکتا
کہ اگر سلطان عبدالحمید کا دم نہ ہوتا تو ترکی سلطنت کبھی کی نسبت و
نابود ہو جاتی اور آج صفحہ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہتا شخصی حکومت

کی قدر تا جو کچھ کمزور بیان ہونی چاہیں وہ تو بیشک موجود نہیں مگر
جس نامعقول حرکت سے قوم نے اپنے محسن ماما کے ساتھ سلوک کیا
ہے وہ ہرگز ان کمزورین کا انتقام نہیں ہو سکتا۔

عبدالحجید خان کے دل میں نہ صرف ماما اور قوم کا ادراک ہے
بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا مدبر ہے اور نظر بند ہی کی حالت میں بھی ہم اسکی
مدد بری کے اسی طرح قائل ہیں جس طرح کہ اسکی تخت نشینی کے وقت تھے
واللہ باللہ تم باللہ اسنے سالہا سال تک انگلی پر یورپ کو بچایا ہے
کس کا پرنس لسمارک اسپین پچاس لسمارکوں کی تدبیر کے لحاظ سے
روح حلول کی ہوئی ہے اسکے مذہب سے کا ایک ادنیٰ طالب علم مورخانہ کا
میں پرنس لسمارک سے کم مرتبہ نہیں رکھتا یورپ نے اسکی روشن ضمیری
اسکے اعلیٰ تدبیر اسکی شاندار حکومت کو قبول کر لیا ہے اور یورپ کے
بڑے بڑے پولیٹیشن اسکی ڈیپلومیسی پر سر جھکاتے ہیں پادشہ لندن نے
نے ایک دفعہ سلطان کا ایک کارٹون بنایا تھا وہ کارٹون یہ تھا کہ
سلطان ہاتھ میں ہیں لیکے کھڑے ہوئے ہیں اور یورپ کو گل بادشاہ
اور شہنشاہ جھٹکتے ہیں سلطان کے آگے استادہ ہیں سلطان میں بجا
رہے ہیں جسوقت وہ جھکتے ہیں سب جھک جاتے ہیں اور جسوقت وہ
کھڑے ہوتے ہیں کھڑے ہو جاتے ہیں اس کارٹون کے معنی یہ تھے یورپ
کے شاہوں کی باگ سلطان کے ہاتھ میں ہے جس طرف انھیں چاہیں

پھر دین اور حیطہ چاہیں رجوع کر دیں۔
ایک متعصب نے متعصب یورپی سیاح نے بھی جو ایک دفعہ
سلطان سے مل لیا سلطان کی سجدہ تعریف کی ہے اگرچہ بعض خونی
حادثات پر مسٹر کلیڈ اسٹون سابق وزیر انگلستان کی دہوان دار
اسیچون سے اہل یورپ نے سلطان کو ایک مہیب خونی دیو سے
تعبیر کیا تھا مگر اصلاحی معاملات کے انکشاف پر یہ ہولناک خطاب واپس
لے لیا اور اس بات کو تسلیم کر لیا کہ سلطان میں نہ صرف انصاف ہی
ہے بلکہ وہ رحم کا تیل بھی ہے۔

عبد المجید میں اسکے دادا محمود کی بہت ہی اعلیٰ صفات اور عمدہ
خصالتیں ودیعت ہوئی ہیں وہ جیسی شاندار زندگی بسر کرتا ہے ویسی ہی
مستقل مزاج اور صابر بھی ہے اگرچہ محمود کو جو کچھ اپنے چچا سلیم سے
تعلیم حاصل کر کا موقع ملا تھا اسکے مقابلے میں بہت کم موقع ملا ہے مگر تو ہی
اسکی جدوجہد اور اسکے جذبات نے اسکے لئے ایک اعلیٰ اور جدوجہد کی تعلیم کا
دروازہ کھول دیا۔

سلطان کو یقین کامل ہے کہ نزکون کو ابھارنے اور انہیں ایک
شالینہ قوم بنانے کے لئے تعلیم کی اشد ضرورت ہے چنانچہ اس خیال
سے اسنے اسکول اور کالج اپنی تمام سلطنت میں قائم کر دیے ہیں
اور برابر اسی دھن میں لگا ہوا ہے اور انسی کی کوششوں کا یہ نتیجہ

ہے کہ اسکی رعایا کو تعلیم کی زبردست قوت کا احساس ہونے لگا ہے
 سلطان سے جہانتک ممکن ہو سکا اسنے اندرون ملک میں سڑکوں کو
 بنانے اور صنعت و حرفت کے کارخانے جاری کرنے میں کوشش کا کوئی
 دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اسی کے طفیل سے یورپ کے مہاجنوں نے اپنا
 کردار و پیشہ اسکے ملک میں ریلوں کی تعمیر میں صرف کر دیا اور سی
 طرح معدنیات میں بھی مثل ریلوں کے یورپ کا کردار و پیشہ ترقی
 میں لگا ہوا ہے۔

اپنے تحت نشینی کے زمانے سے جتنی کوششیں رعایا کی فلاح
 و بہبود کی سلطان عبد الحمید نے کیں وہ سب بار آور ہوئیں تجارت
 و زراعت میں انتہا درجہ ترقی ہوئی اور مداخل و مخارج میں بھی وہ
 ترقی ہوئی کہ باید و شاید اسی طرح جب سلطان کی توجہ ملک کی حفظان
 صحت پر ہوئی تو اس میں بھی ایک شاندار ترقی کے آثار معلوم ہونے
 لگے ملک کے مختلف حصص میں سیکڑوں اسپتال قائم ہو گئے اور
 تجربہ کار اور ہوشیار ڈاکٹروں کی ایک جماعت بیماروں کے علاج کرنے
 کے لیے مقرر ہو گئی اس کا ردوائی سے یورپ نے سلطان کی بہت ہی
 تعریف کی۔

ولیم لکھتا ہے اب اسے سلطنت کرتے ہوئے بیس برس گزر گئے
 ہیں اسنے نہایت نازک حالتوں میں حکمرانی شروع کی اسے اس سے

پہلے اتنی بڑی سلطنت کے حکومت کر نیکے لئے نہ تجربہ تھا نہ تعلیم تھی
 اپنے ٹھوڑے سے علم سے جو اسے دنیا کا حاصل تھا اور وہ اس وقت
 بین بالکل وزرائے سلطنت کے ماتھے میں تھا اور ایک روسی فوج
 قسطنطنیہ کے دروازوں پر پڑی ہوئی تھی اس حالت میں خفیہ ہی
 امید بھی نہیں ہو سکتی تھی کہ ترکی سلطنت پھر زندہ ہو جائیگی اور ترکی
 کریملی مگر اس عالی و مانع اور مستقل مزاج شہنشاہ نے انگلستان کی مدد
 سے روسی لشکر کو ملک کے باہر نکالا

اور پھر انگلستان اور یورپ کی آنکھوں
 کے آگے ان سازشوں کو سرا دی جو ملک کے لئے و بائے ہوئے تھے
 اسے ایک ایسی گورنمنٹ کی بنیاد ڈالی جو اس بات کی صاف شہادت
 دے رہی تھی کہ اسکی حکمرانی سن اور یہود کے ساتھ شروع ہوئی ہے
 جس سے ترکی قوم پر برکتیں نازل ہونگی اور اسکے صدقے میں قدیم مشرقی
 جاہ و جلال پھر ایک دفعہ عود کر آئے گا جو مصائب اسے پیش آئے
 اور جن پر لیشانیونین وہ گرفتار ہے یہ تو اسے بطور ورثہ ملی ہیں مگر
 پر لیشانیونین بھی ثابت قدم رہنا یہ ایک خاص صفت ہے جو آئین
 و دیانت ہوئی ہے (پھر وہی مصنف لکھتا ہے) آخر میں ہم دعا کرنے
 ہیں کہ سلطان عبد الحمید مدت تک سلطنت کرے اور کالیف و مصائب
 بیت اپنی رعایا کا حامی و مددگار رہے۔ ہم بلا خوف و تردد یہ کہہ سکتے ہیں

کہ عبد الحمید نے ایک شاندار زمانہ اپنے ملک کی ترقی اور شادمانی کا پیدا
 کر دیا اور اپنے لئے نجات و نبردہ ملک کا ایک غیر فانی لقب ہمیشہ کے لئے
 حاصل کر لیا فقط اولیٰم کا بیان ختم ہو گیا جس شالیستہ فوج نے نیگ
 پارٹی کے اشارے سے آج اس بے نظیر شہنشاہ کو قید کیا ہے یہ شالیستہ
 فوج اسی قیدی سلطان کی بنائی ہوئی ہے وہ جگادری اور انڈیا پیکر
 توپن جکے وزنی گولے اس محسن کش فوج نے اسکے محلات کے اوپر طلائع
 اسی کی ہم پیو بچائی ہوئی ہیں اس سے پہلے ترکی میں ایسی شالیستہ فوج کا
 نام و نشان بھی نہیں تھا نہ یہ سامان حرب تھا اور نہ یہ تعلیم فنون جنگ
 تھی نیگ پارٹی اور اسکی انجمن اتحاد اسی سلطان کی پیدا کی ہوئی ہے
 کس بنا پر علم پیراز سن کہ مراعاتت نشانہ نہ کرو
 اگر دیکھا جائے تو درحقیقت سلطان کا کچھ بھی قصور نہیں ہے مگر
 بے وقوف نیگ پارٹی نے اپنی حد سے تجاوز کر کے اپنی تمام حقولیت اور
 بہبودگی کا اس برے طریقے سے اظہار کیا ہے کہ جب تک ترکی سلطنت
 قائم ہے وہ ہمیشہ اعتنون اور ملاستون کی آماج گاہ بنی رہے گی اسی
 سلطان کے تو صد فی مین نیگ پارٹی پیدا ہوئی اور اسکی صد فی مین
 ملک کو پارلیمنٹ کے حقوق عطا ہوئے آج یہ انسان فراموش قوم
 جب اپنے محسن سلطان سے سب کچھ حاصل کر چکی تو اسے آنا فائزین نجات
 سے اتار دیکے برطرف کر دیا۔ بناءً نہ صمت کچھ بھی نہیں ہے صرف نوجوان

نر کی جماعت کی بے اعتدالی اور جلد بازی سے قسطنطنیہ میں اس
 نار و افروز بیکانہ طور ہوا اسکی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ نوجوان نر کی
 جماعت ان اپنی کتاب بعض مذہبی خیالات میں دست اندازی کرنے لگی
 تھی اور فوجی افسر و نگار و و بدل اسنے ایسے غیر محتاط طریقے سے شروع
 کر دیا تھا کہ فوج کا بڑا حصہ جو شریعت غرا کا اپنے کو حامی سمجھتا ہے
 چشم زون میں بدول ہو گیا اور اس نے چاہا کہ موجودہ حلیہ و زراہ کو طرف
 کر دے اور شریعت کے احکام جہاں تک ممکن ہو یا مثال نہ ہونے دے
 قسطنطنیہ میں جو کچھ بیس کمپس ہزار فوج رہتی تھی اسنے اپنے نوجوان کی
 افسروں کو انکی غیر محتاط حکمت عملی اور مذہبی دراندازی کی وجہ سے قتل کر دیا
 اور وہ فوج سیدھی اپنے سلطان کے محل کے نیچے آ کے نعرے مارنے لگی مگر
 واہ رے سلطان بجائے ان کو جوش دینے کے اس نے صاف لفظوں میں
 ان سے یہ کہا میرے بچو جاؤ خوش رہو اور اپنے افسروں کی اطاعت کرو
 افسروں کی تابعداری سے کبھی خرافات نہ کرنا یہ تمہارا شاندار ورثہ ہے
 جو تمہیں نسلاً بعد نسل ملنا چلا آیا ہے اگر سلطان مثل خونی شاہ ایران
 کے اپنے ملک کا بدخواہ ہوتا تو نیگ پارٹی کی فوجوں کو جو کامیابی پر
 کامیابی حاصل ہوتی ہوئی چلی گئی اسکا وہم و گمان بھی نہ ہوتا اور
 تمام قسطنطنیہ خون میں نہا جاتا اور جب تک لاکھوں کشتوں کے شے
 نہ لگ جاتے سلطان پر ہاتھ پڑنا ناممکن تھا انجمن اتحاد و ترقی کی نسبت

چونکہ گزشتہ تھی اس نے سلطان کو بذریعہ تار برقی اطلاع دی کہ یہ مخالفت
 آپکی اسوجہ سے کی جاتی ہے کہ آپ نے عہد اُحلف نہیں کئے تھے سلطان پر یہ بالکل
 جھوٹ اور بہتان عظیم باندھا گیا ہے اس عظیم الشان سلطان کی نسبت
 نادانوں نے یہ افواہ بھی اڑا دی تھی کہ سلطان نے تخت چھوڑ دیا اور
 انگریزی سفارت خانہ میں آکر پناہ لی۔ حالانکہ جو لوگ سلطان کو شاملانہ
 جبروت اور مستقل مہرجی سے واقف تھے انھوں نے ایسی گپ کو جانڈ و
 خانہ کی گپ سے زیادہ اپنی نظروں میں وقعت نہیں دی سلطان المعظم کبھی
 اپنی جگہ سے ہلنے والا نہیں تھا اسے اسی میں اپنا فخر سمجھا کہ اپنے کو اپنی
 احسان فراموش فوج کے ہاتھ میں دیدے اور اپنے محل میں ہرگز خون کی
 ایک بوند نہ کرنے دی۔ یہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر سلطان کو تخت
 نشینی منظور رہتی اور وہ چاہتا کہ میں سلطان رہوں تو وہ فوراً محل کے
 باہر فوجی لباس میں چلا آتا اسوقت ممکن تھا کہ قسطنطنیہ کے والیٹر اور
 حملہ آور فوج سلطان سے اتفاقاً ملے کرتی اور ہر شاگ پارٹی اور اسکی انجمن اتحاد
 کی جانب سے بجاتی مگر یہ صلح اور امن کا پہلا ایک تخت نہیں ہر تخت اپنی قوم
 پر سوغوارہ وہ احسان فراموش ہی کیوں نہ ہو قربان کر نیکی کو تیار نہ تھا ہوا تھا
 اسکی تودلی خواہش یہی تھی کہ خون کی ایک بوند بھی نہ لے مگر چند ہزار آدمیوں کا
 جو کچھ خون بہا یہ بالکل اسکی لاعلمی میں ہوا اور اسکی مرضی کے خلاف تھا
 جسوقت سلطان نے دیکھا کہ اس کے احسان فراموش اور برگشتہ سپاہی بڑی

کی طرح چاروں طرف سے قسطنطنیہ پر حملہ آور ہو رہے ہیں تو وہ فوراً غارت
نشین ہو گیا اور اپنے وزیر خارجہ توفیق پاشا کے سوا ہر وزیر کی باریابی سے
انکار کر دیا جسوقت توفیق پاشا سلطان المعظم کے پاس گئے تو سلطان نے
اپنے تابانہ لہجہ میں کہا کہ میں بڑی اضطراب سے دستور کی حمایت کر رہا ہوں لیکن
انتظار کر رہا ہوں تاکہ بہت جلد خونریزی کا اندیشہ جاتا رہے اور جن مفصلوں
نے دستور کی خلاف ورزی ہو گیا ہے انہیں کافی سزا دی جائے قسطنطنیہ کے محکمہ
فرسٹا تک یہی اشارہ ہے فوراً در فوج کے لئے سامان رسد کا کافی انتظام کر لیا
تھا جسوقت تو در فوج کو کمانڈر حسین حسینی نے اعلان شایع کیا کہ متوجہ
شدہ افسر فوراً اپنے عہد و پیر بحال کی جائیں اور تمام فوج شیخ الاسلام کے
اسم پر حلف اٹھا کر کہ وہ دستوری حکومت کی حمایت کریں معاہدہ ساری باتیں
ظہور پذیر ہو گئیں مجرم گرفتار ہو گئے اور فوج نے حلف اٹھا لیا بڑا کمال
یہ ہوا کہ تو در فوج میں اور قسطنطنیہ کی فوج قلعہ میں اس بات کی خط و
کتابت ہوئی کہ جہاں تک ممکن ہو خونریزی نہ ہونی پائے ترکی بیڑوں نے
انجمن اتحادی سوائس کا حلف کر لیا قسطنطنیہ کی محافظ فوج کے
بست سپاہیوں نے افسر کی اطاعت کرنے کا حلف اٹھا لیا مگر بہت سے
سپاہی بد لگے اور انھوں نے کہا کہ جناب ہمارے افسر سلطان کی اطاعت کا
حلف نہ اٹھا بیٹھے ہم انکی اطاعت کا حلف نہیں اٹھا بیٹھے اخیر تک
فوج ان ترکی جماعت سلطان کو دھوکا دیتی رہی یہ خبر نہیں کہ ان کی

نہذیب اور شایستگی ہے مثلاً مارشل شوکت پاشا نے سلطان
 کو لکھا کہ آپ کی معزولی کی افواہیں جو لوگوں نے اڑا رکھی ہیں وہ
 محض غلط ہیں آپ اطمینان رکھیں حالانکہ یہ ایک طفل تشلی
 تھی اور سلطان اس بات کو خوب سمجھتے تھے ایک بات تو تعریف
 کے قابل یہ ضرور ہے کہ ترکوں میں قومی حس پیدا ہو چکی ہے ایسی
 حالت میں اس بات کی ضرورت کوشش رہی کہ باہمی خونریزی
 نہ ہونے پائے مگر اصل میں یہ سارا احسان سلطان کا ہے جس نے
 اس نازک وقت میں بھی ملک کو عام بربادی سے بچا لیا اس
 کی ملکی لڑائیوں اور شاہی خاندان کا قتل جمہوری حکومت کے لئے
 مہیب خونریز یا تو تاریخی صفات پر موجود ہیں اسکے مقابلے میں
 ترک کی اس ملکی خباثت کو تو بالکل جانے چھوڑ سکتے ہیں
 مگر یہ بھی کہا جائیگا کہ سارا احسان سلطان عبدالحمید کا ہے
 جس نے اصل میں خون کی ایک لونڈ بھی نہ کرنے دی اور خفیہ
 بیٹوں قوم کے ماتحت میں ملک کی باگ دہری۔

اعلان سائنقلاب روم کا دوسرا حصہ حسین سلطان محمد خان نجم کے حالات
 بالتفصیل درج ہیں انشاء اللہ عنقریب جبکہ یہ ناظرین ہو نگاہ
 خاکسار خاندان عبدالحمید مولف رسالہ



Adeel Aziz Collection

سلطان محمد شہید